شیعہ علی ابن ابی طالب
در نظر معصومین علیہم السلام

تالیف : علی کاظم

کد : ۱۲۵۶۳۱۰

مقدمہ

لفظ شیعہ قرآن مجید میں پیروکار اور حامی کے معنی میں آیا ہے جبکہ احادیث نبوی اور فرامین ائمہ اہل بیت علیہم السلام میں اس لفظ کا اطلاق امام علی علیہ السلام کے پیروکاروں اور محبوں کے لیے ہوا ہے۔

قرآن مجید کی متعدد آیات کی تفسیر میں بیان ہوا ہے کہ یہاں مخاطب امام علی علیہ السلام کے پیروکار، شیعہ ہیں۔ عہد رسالت میں ہی، امام علی علیہ السلام سے وابستہ افراد کے لیے لفظ شیعہ بولا جانے لگا تھا، چنانچہ یہ حدیث اسی تناظر میں نقل ہوئی:

إنّ هذا و شيعته لهم الفائزون يوم القيامة

کہ یہ علی (علیہ السلام) اور اس کے شیعہ (پیروکار) قیامت کے دن کامیاب ہیں۔

احادیث میں جہاں پیروکارانِ اہل بیت علیہم السلام کے فضائل مذکور ہیں وہیں ان کی ذمہ داریاں اور خصوصیات بھی بتائی گئی ہیں۔ ایمان اور عمل صالح، مومنین کی بنیادی خصوصیات میں شمار کیا گیا ہے۔ قرآن اور احادیث کی روشنی میں اس مختصر کاوش کا بنیادی مقصد اسی طرف توجہ دلانا ہے کہ دینی تعلیمات پر صحیح انداز میں عمل پیرا ہونا بھی شیعیانِ علی کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ہے۔ ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے مروی بعض احادیث میں یہ الفاظ مذکور ہیں:

إن شيعتنا من شيعنا

کہ ہمارا (یعنی ہم اہل بیت علیہم السلام کا) شیعہ (پیروکار) وہ ہے جو ہماری اتباع اور پیروی کرے۔ شیعہ یعنی امام علی اور ائمہ اہل بیت علیہم السلام کا پیروکار، اس لحاظ سے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات پر چلنے کی توفیق دے۔

❖ شیعہ پیغمبر اسلامؐ کی نظر میں

ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے جناب رسول خداؐ سے علی بن ابی طالب کے متعلق پوچھا تو حضرتؐ غضبناک ہوئے اور فرمایا۔ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اس شخص کے متعلق پوچھتے ہیں جس کی عزت و منزلت خدا کے نزدیک ویسی ہے جیسی میری خدا کے نزدیک ہے آگاہ ہو جو علیؑ کو دوست رکھے گا وہ مجھ کو دوست رکھے گا۔اور جو مجھ کو دوست رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو گا اور جس سے اللہ رضی ہو گا اسکا بدلہ خدا جنت میں دے گا آگاہ ہو جو شخص علیؑ کو دوست رکھیگا وہ اس وقت تک دنیا سے نہیں جائے گا۔جب تک کوثر کا پانی نہ پی لے اور طوبیٰ کے پانی کا پھل نہ کھالے اور جنت میں اپنا مکان نہ دیکھ لے۔

آگاہ رہو جو شخص علی کو دوست رکھے گا اس کی نماز ،روزہ قیام و صیام سب قبول ہوں گے ۔اور اسکی دعا مستجاب ہو گی۔آگاہ رہو جو علیؑ کو دوست رکھے گا فرشتے اسکے واسطے استغفار کریں گا ۔اور اس کے واسطے آٹھوں بہشتوں کے دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو جائے۔آگاہ رہو جو شخص علیؑ کو دوست رکھے گا اللہ تعالیٰ اسکا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دے گا اور اس سے اسطرح حساب کرے گا جس طرح انبیاء سے حساب لے گا۔(یعنی نہایت نرمی اور آسانی کے ساتھ حساب کتاب کرے گا)۔

آگاہ رہو جو شخص علیؑ کو دوست رکھے اللہ تعالیٰ سکرات الموت کو اس پر آسان کر دے گا اور اسکی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنادے گا۔آگاہ ہو کہ جو شخص علیؑ کو دوست رکھے گا۔اللہ تعالیٰ اس کے جسم کی ہر رگ کے عوض ایک حور عطا کرے گا اور اس کے گھر والوں کے بارے میں (۸۰) آدمیوں کے متعلق اسکی شفاعت قبول کرے گا۔اور اس کے ہر موئے بدن کے عوض ایک حور عطا کرے گا اور جنت میں ایک شہر۔آگاہ ہو جو علیؑ کو دوست رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے پاس اسی شان ملک الموت کو بھیجے گا جس شان سے انبیاء کے پاس بھیجتا ہے اور اس سے منکر نکیر کے خوف وہراس کو دور کر دے گا۔اور اس کے چہرہ کو نورانی بنا دے گا اور سید الشہداء حضرت حمزہ کے ساتھ جنت میں ہو گا۔آگاہ ہو جو شخص علیؑ کو دوست رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل میں حکمت کو ثابت اور قائم کر دے گا۔اور اس کی زبان پر سچ اور حق کو جاری فرمائے گا۔اور اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کے دروازے کھول دے گا۔آگاہ رہو جو علیؑ کو دوست رکھے گا اسکا آسمان وزمین میں نام اسیر اللہ ہو گا۔آگاہ رہو جو علیؑ کو دوست رکھتا ہے اسکو فرشتہ زیر عرش سے پکار کر کہتا ہے اے بندہ خدا پچھلے گناہ خدا نے تیرے سب معاف کر دیئے ہیں (آئندہ تو سنبھل کر چل) اور پھر نئے سرے سے اپنے اعمال شروع کر۔آگاہ رہو جو علیؑ کو دوست رکھے گا وہ قیامت میں اس شان سے آیئے گا کہ اسکا چہرہ چودھویں کی

رات کے چاند کی مانند ہو گا۔آگاہ رہو جو علیؑ کو دوست رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے سر پر شاہی تاج رکھے گا اور اس کو عزت وکرامت کا لباس پہنائیگا۔آگاہ ہو جو علیؑ کو دوست رکھے گا وہ پل صراط پر سے چمکتی بجلی کی طرح گذر جایئے گا۔آگاہو جو علیؑ کو دوست رکھے گا۔ان کے لئے دوزخ سے برات پل صراط سے گذرنے اور عذاب امان کا پروانہ لکھ دیا جایئے گا اور اسکا نامہ اعمال نہیں کھولا جائے گا۔اور نہ ہی اس کے واسطے میزان اعمال نصب کی جائے گی اور اس سے کہدیا جائے گا کہ بغیر حساب جنت میں داخل ہو جاؤ۔آگاہو جو شخص علیؑ کو دوست رکھے گا فرشتے اس سے مصافحہ کرینگے اور انبیاء اس سے ملاقات کریں گے اور اللہ تعالیٰ اسکی سب ضرورتیں پوری کرے گا۔آگاہ ہو جو آل محمدؐ کو دوست رکھے گا وہ حساب اور میزان اور پل صراط سے بے خوف ہو جائے گا۔آگاہ ہو جو شخص آل محمدؐ کی محبت پر مرے گا میں اسکا ضامن ہوں کہ وہ انبیا کے ساتھ جنت میں ہو گا۔آگاہ ہو جو آل محمدؐ کی دشمنی پر مرے گا وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگے گا۔[1]

حضرت امام حسینؑ روایت ہے جناب رسول خداؐ نے فرمایا میرے اہلبیت کی محبت ایسے سات مقام پر فائدہ دے گی جن مقامات کی ہوناکیاں سخت ہوں گی (۱) موت کے وقت (۲) قبر میں (۳) حشر ونشر کے وقت (۴) اعمال نامے کے وقت (۵) حساب کے وقت (۶) میزان کے وقت (۷) پل صراط عبور کرتے ہوئے۔

حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا۔میں تمہیں بتاؤ مومن کون ہے؟آپ نے فرمایا مومن وہ ہے مومنین جس کو اپنی جان اور مال پر امین سمجھیں کیا میں تمہیں بتاؤ مسلمان کون ہے؟آپ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں میں تمہیں بتاؤ مہاجر کون ہے؟جس نے برائیوں سے کنارہ کشی کر لی ہو اور حرام کاموں کو ترک کر دیا ہو۔ نیز آپ نے فرمایا مومن پر حرام ہے کہ کسی مومن پر ظلم کرے یا اسے رسوا کرے یا اس کی غیبت کرے یا اس کو رد کرے۔

امیر المومنین سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا قیامت کے دن کسی شخص کا قدم اس وقت تک ہل نہیں سکتا جب تک اسے چار چیزوں کے بارے میں سوال نہ کیا جائے (۱) اپنی جوانی کو کن آمائشوں میں ڈالا (۲) اپنی عمر کن کاموں میں صرف کی (۳) مال کہاں سے کمایا اور کس چیز میں خرچ کیا (۴) ہم اہلبیت کی محبت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔(فضائل الشیعہ)

حضرت رسول خداؐ نے فرمایا اے علیؑ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مسکینوں اور کمزوروں کی زمین میں محبت عطا فرمائی اور تم ان

---

[1] ۔ فضائل الشیعہ۔

کے بھائی ہونے پر خوش ہو اور وہ تمہارے امام ہونے پے خوش ہیں وہ بڑا خوش نصیب ہے جو تم سے سچی محبت رکھتا ہے اور جو تم سے دشمنی رکھتا ہے ان کے لئے عذاب اے علیؑ تم اس امت کو اچھے طریقے سے جانتے ہو جو تجھ سے محبت کرے گا وہ کامیاب ہو گا جو تجھ سے دشمنی کرے گا وہ ہلاک ہو گا

اے علیؑ میں علم کا شہر ہوں اور تو اس کا دروازہ ہے اور شہر میں دروازے سے ہی داخل ہونا پڑتا ہے اے ہر علیؑ توبہ کرنے والا ایمان کی حفاظت کرنے والا بوسیدہ لباس والا (تیرا بھائی ہے) اگر وہ اللہ کی قسم کھائے تو اسکی قسم سچی ہو گی ۔ اے علیؑ ہر وہ شخص جسکا پیٹ بھوک کی وجہ سے پیٹ سے لگ گیا ہو جو پاک و پاکیزہ ہو نیکیوں میں کوشش کرنے والا تجھ سے محبت کرنے والا اور تیرے دشمن سے دشمنی کرنے والا لوگوں کی نگاہوں میں حقیر اور خالق کی نظر میں عظیم المرتبہ ہے یہ لوگ تیرے بھائی ہیں۔اے علیؑ تیرے محبت کرنے والے اور دوست دارالفردوس میں اللہ کے پڑوسی ہوں گے وہ جو کچھ دنیا میں چھوڑ آئے ہوں گے اس پر افسوس نہیں کریں گے ۔اے علیؑ میں اسکا دوست ہوں جسکو تو دوست رکھتا ہے۔اور اسکا دشمن ہوں جس کے تم دشمن ہو۔اے علیؑ جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ۔اے علیؑ تمہارے برادران ایمانی کے ہونٹ عبادت کرتے کرتے اور روزے رکھتے رکھتے خشک ہو جاتے ہیں۔انکا تارک الدنیا ہونا انکے چہروں سے معلوم ہوتا ہے۔اے علیؑ تیرے برادران ایمانی تین ایمانی مواقع پر خوش (۱) روح نکلتے وقت درالحالیکہ میں اور تم انکو دیکھتے ہو گے (۲) جب انکی قبروں میں سے سوال کیا جائے گا۔(۳) اعمالنامہ پیش ہوتے وقت اور پل صراط کے وقت جب تم لوگوں انکے ایمان کے متعلق پوچھا جائے گا اور وہ جواب نہیں دے پائیں گے ۔اے علیؑ تمہاری جنگ میری جنگ ہے اور تمہاری صلح میری صلح ہے۔اور میری جنگ خدا کی جنگ ہے اور جس نے تم سے صلح رکھی اس نے خدا سے صلح رکھی ۔اے علیؑ تم اپنے بھائیوں کو خوشخبری سنادو کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے کیوں کہ یہ لوگ تیرے قائد ہونے پر راضی ہیں اور تیرے ولی ہونے پر رضامند ہیں۔اے علیؑ تو مومنوں کا امیر اور روشن نورانی پیشانیوں اور نورانی ہاتھ پیر والے مومنوں کا قائد اور رہبر ہے ۔اے علیؑ تیرے شیعہ تیری دوستی اور سرداری کیوجہ سے خوشی و خرم ہوں گے اگر تم اور تمہارے شیعہ نہ ہوتے تو دین خدا قائم نہ ہوتا اور جو شیعہ زمین پر ہیں اگر یہ نہ ہوتے تو آسمان پانی نہ برساتا۔اے علیؑ جنت میں تیرا ایک خزانہ ہے اور تو اسکا مالک ہو گا اور تیرے شیعہ گروہ خدا کے نام سے مشہور ہوں گے ۔اے علیؑ تم تمہارے شیعہ میزان عدل کو قائم کرنے والے ہو۔تم اور تمہارے شیعہ بہترین مخلوق خدا ہو۔اے علیؑ سر سے مٹی جھاڑتا ہوا پہلا شخص قبر سے برآمد

ہونے والا میں ہوں گا۔اور تم میرے ساتھ ہو گے پھر حوض کوثر پر اپنے دوستوں کو سیراب کرو گے اور جن کو ناپسند کرو گے انکو روک دو گے ۔اور تم لوگ بڑے ڈر اور خوف کے دن (قیامت میں) زیر سایہ عرش بالکل بے خوف ہو گے لوگ خوفزدہ ہوں گے ۔اور تمہیں کوئی خوف نہ ہو گا اور لوگ حزن وملال میں ہونگے اور تم کو کوئی ملال نہیں ہو گا اور حسب ذیل آیت تمہیں لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے ۔جن لوگوں نے سبقت لی یقیناًوہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے پہلے ہی بھلائی (تقدیر) میں گذر چکی ہے وہ جہنم سے دور رکھے جائیں گے اور لوگ جہنم کی بھنک تک نہیں سنیگے اور وہ لوگ جنت میں اپنے دل بخواہانہ طور پر ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور انکو قیامت کا بڑے سے بڑا خوف مخزون وملول نہ کریگااور فرشتے انکا استقبال کرتے ہوئے کہیں گے کہ یہ تمہارا وہ دن ہے جسکا تملوگوں سے وعدہ کیا گیا تھا۔اے علیؑ تم کو اور تمہارے شیعوں کو موقف وقیام گاہ میں بلا جائے گا اور تم جنت میں نعمات سے (لطف اندوز) ہو گے ۔اے علیؑ فرشتے اور خزان جنت تمہارے مشتاق ہیں اور حاملان عرش اور ملائکہ مقربین تم لوگوں کے لئے خصوصیت سے دعا کرتے ہیں اور تمہاری محبت کی دعا مانگتے ہیں اور تمہارے شیعوں میں سے جو ان کے پاس آتا ہے اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے گھر والے اپنے کسی عزیز کی لمبی غیبت کے بعد گھر آنے پر خوش ہوتے ہیں اے علیؑ تمہارے شیعہ وہ ہیں جو ناطن میں خدا سے ڈرتے ہیں اور ظاہر میں اللہ کے مخلص بندے ہیں اے علیؑ تمہارے جو جنت کے درجات حاصل کرنے میں باہم ایک دوسرے مقابلہ کرتے ہیں اسلئے کہ جب خدا کے دربار میں پہنچیں گے تو شیعہ وہ ہیں جو اسی لئے یہ لوگ جب (رحمت) خدا سے ملاقات کرینگے تو ان درجات حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے ہیں اور ان پر کسی قسم کا گناہ نہیں ہوتا۔اے علیؑ تیرے شیعوں کے اعمال ہر روز جمعہ میرے سامنے پیش ہوتے ہیں انکے نیک اعمال جو مجھے پہنچتے ہیں ان سے خوش ہوتا ہوں اور انکے برے اعمال کے لئے میں استغفار کرتا ہوں ۔اے علیؑ تمہارا ذکر تورات میں موجود ہے اور تیرے شیعوں کا ذکر خیر ان کی پیدائش سے پہلے ہر قسم کی نیکی اور بھلائی کے ساتھ موجود ہے یہی ذکر علیؑ اور شیعان علیؑ کا انجیل میں بھی موجود ہے علیؑ اور ان لوگوں کی جو علیؑ کے شیعہ کے نام سے مشہور ہیں بڑی عظمت ہے اس واسطے جانتے پہچانتے ہیں کہ وہ اپنی کتابوں میں انکو موجود پاتے ہیں ۔اے علیؑ تیرے اصحاب کا ذکر خیر اہل زمین سے اہل آسمان میں زیادہ عظیم ہے اس پر انہیں خوش ہونا اور مزید کوشش کرنی چاہیے۔اے علیؑ تیرے شیعوں کی روحیں عالم خواب ہیںآسمان پر پرواز کر جاتی ہیں اور آسمانی فرشتے انکو اس طرح شوق سے دیکھتے ہیں جیسے پہلی کے چاند کو شوق سے یکھا جاتا ہے اور شوق اسلئے ہوتا ہے کہ فرشتے بارگاہ ایزدی میں انکا عظیم مرتبہ دیکھتے ہیں اے علیؑ تم

معرفت رکھنے والے اصحاب سے کہ دو کہ ان کاموں سے پرہیز کریں جنکا انکے دشمن ارتکاب کرتے ہیں اس لئے کہ ہر رات اللہ کی طرف سے رحمت انکو ڈھانک لیتی ہے لہذا ان لوگوں کو ہر قسم کی بد اخلاقی اور بد کرداری اور گندگی سے بچنا چاہیے۔اے علیؑ اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص پر بہت سخت ہوتا ہے جو شیعوں سے دشمنی رکھے انکو اذیت دے۔اور ان سے اور تجھ سے بیزار ہو تجھے اور تیرے شیعوں کو چھوڑ کر تمہارے بدلے دوسروں کو لیلے اور تیرے دشمن کی طرف جھک جائے اور گمراہی کو اختیار کرے اور تیرے اور تیرے شیعوں کے واسطے جنگ کھڑی کر دے اور ہم اہلبیت کو اور تیری محبت کرنے والے اور مددگار اور تجھ کو ماننے والے اور ہم پر اپنی جان کو قربان کرنے والے اور ہم پر اپنے مال کو خرچ کرنے والے کو دشمن سمجھے اے علیؑ میری طرف سے ان شیعوں کو سلام کہنا جن کو میں نے نہیں دیکھا اور انہوں نے مجھے نہیں دیکھا اور میں انکو اپنا وہ بھائی سمجھتا ہوں جنکا میں مشتاق ہوں میرے بعد کے زمانہ میں آنے والوں کو میرا علم ضرور پہنچایا جائے اور حبل اللہ سے وہ متمسک رہیں اور نیک کاموں میں کوشش کریں ہم انکو ہدایت سے گمراہی کی طرف نہیں نکالیں گے اور تم انکو یہ اطلاع دے دو کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور وہ فرشتوں کے سامنے ان پر فخر ومباہات کرتا ہے اور روز جمعہ وہ انکی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ ان شیعوں کے واسطے استغفار کریں۔اے علیؑ ہم ان لوگوں کی مدد سے منہ نہیں موڑ ینگے جن کے پاس ہمارا کلام پہنچیگا اور انہوں نے یہ سنا کہ میں تم کو محبوب سمجھتا ہوں تو وہ بھی تجھ سے میری محبت کی وجہ سے محبت کرنے لگے اور خدا کا تقرب اس سے حاصل کرتے ہیں۔اور وہ اپنے دل سے خالص مودت تجھ سے رکھتے ہیں اور تجھے اپنے باپ بھائیوں اولاد سب پر ترجیح دیں گے اور تیرے طریقہ پر چلیں گے مگر وہ ہماری مدد کے سوا ہر چیز کا انکار کر دیں گے مگر وہ ہماری مدد کے سوا ہر چیز کا انکار کر دیں گے تکلیف بد دلی اور اخلاقی وبد معاشرتی اور تلخی کے باوجود اپنی جانیں ہم پر قربان کر دیں گے تم ان پر انتہائی مہربان رہو اور انہیں پر قناعت کرو اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے تمام مخلوق میں سے انکو ہمارے لئے چنا ہے اور ہماری طینت سے انکو پیدا کیا ہے اور ہمارے اسرار ان کے سپرد کئے ہیں اور انکے دلوں میں ہمارے حق کی معرفت کو لازم اور مستحکم کر دیا ہے اور انکے سینوں کو ہماری محبت کے لئے کھول دیا ہے اور ان کو ہماری حبل (رسی) ولایت سے متمسک بنا دیا ہے اور ہمارے مخالف کو ہم پر کبھی ترجیح نہیں دیتے اسکے ساتھ چاہے انکا دنیاوی نقصان اور زوال مال و دولت کتنا ہی ہو جائے اور بادشاہ (وقت) ان پر کتنی ہی سختی اور مصائب ڈال دے اسی طرح اللہ تعالیٰ انکے ہاتھوں کو ملادے گا۔(ان میں اتحاد پیدا کر دے گا) اور انکو راہ ہدایت پر چلائے گا یہ راہ ہدایت کو پکڑے رکھیں گے حالانکہ لوگ گمراہی کی سختی اور

مصیبت میں حیران وپریشان ہوں گے اور خواہشات نفسانی میں پڑ کر حجت خدا اور جو کچھ خدا کی طرف سے آیا ہے اس سے اندھے ہو جائیں گے چنانچہ ایسے لوگ شام وصبح خدا کی ناراضگی میں بسر کریں گے اور تمہارے شیعہ راہ حق و استقامت پر قائم رہینگے۔اور مخالفوں سے انکو کوئی انس نہیں ہو گا یہ لوگ دنیا کے نہیں ہوں گے اور دنیا انکی نہیں ہو گی ۔دنیا ہمیشہ انکی مخالف رہے گی اور یہ دنیا کے مخالف رہیں گے تیرے شیعہ تاریکی کے چراغ ہوں گے۔تاریکی کے چراغ ہوں گے۔تاریکی کے چراغ ہوں گے۔(اس جملہ کی تین بار تکرار شیعوں کی عظمت واہمیت کے لئے ہے)[2]

امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد ماجد اور جد بزرگوار سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول خداؐ نے علیؑ سے فرمایا اے علیؑ میری امت کو عالم آب وگل میں تمثال بنا کر مجھے دکھایا گیا تھا تو میں نے انکے اجسام خلق ہونے سے پہلے جب ان چھوٹوں بڑوں سب کو دیکھا اور میں تمہارے اور تمہارے شیعوں کے پاس سے گزرا تو میں نے تم لوگوں کے واسطے استغفار کی حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے مزید کچھ وضاحت فرمایئے آپ نے فرمایا ہاں اے علیؑ تم اور تمہارے شیعہ اس طرح قبروں سے نکلو گے کہ تمہارے چہروں چودھویں کے چاند کی طرح چمک دمک رہے ہوں گے اور ہر قسم کے شدائد اور سختیاں تم سے دور ہو چکی ہوں گی اور حزن ملال تم سے دور ہو گا اور زیر عرش تم سایہ میں ہو گے لوگ خوف وہراس میں ہوں گے تم لوگوں کو کوئی خوف نہیں ہو گا لوگ حزن وملال میں ہوں گے تم کو کسی قسم کا حزن وملال نہ ہو گا اور تمہارے واسطے دستر خوان لگا دیا جائے گا دوسرے لوگ حساب وکتاب میں گرفتار ہوں گے۔

[2] ۔فضائل الشیعہ۔

شیعہ حضرت امیر المومنینؑ کی نظر میں (خطبہ ہمام، نہج البلاغہ نمبر ۱۹۳)

حضرت امیر المومنینؑ کے ایک صحابی جنہیں ہمام کہا جاتا ہے اور جو بہت عبادت گزار شخص تھے حضرت سے عرض کیا کہ یا امیر المومنین مجھ سے پرہیز گاروں کی حالت اس طرح بیان فرمائیں کہ ان کی تصویر میری نظروں میں پھرنے لگے حضرت نے جواب دینے میں کچھ تامل کیا پھر اتنا فرمایا کہ اے ہمام اللہ سے ڈرو اور اچھے عمل کرو کیونکہ اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی و نیک کردار ہوں ہمام نے آپ کے اس جواب پر اکتفانہ کیا اور آپ کو (مزید بیان فرمانے کے لئے) قسم دی جس پر حضرت نے خدا کی حمد و ثنا کی اور نبیؐ پر درود بھیجا اور یہ فرمایا اللہ سبحانہ نے جب مخلوقات کو پیدا کیا تو ان کی اطاعت سے بے نیاز اور ان کے گناہوں سے بے خطر ہو کر کارگاہ ہستی میں انہیں جگہ دی کیونکہ اسے نہ کسی معصیت کار کی معصیت سے نقصان اور نہ کسی فرمانبردار کی اطاعت سے فائدہ پہنچتا ہے اس نے زندگی کا سروسامان ان میں بانٹ دیا ہے اور دنیا میں ہر ایک کو اس کے مناسب حال محل و مقام پر رکھا ہے، چنانچہ فضیلت ان کے لئے ہے جو پرہیز گار ہیں۔ کیونکہ ان کی گفتگو جنچی تلی ہوئی پہنا وامیانہ روی اور چال ڈھال عجز و فروتنی ہے۔ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے انہوں نے آنکھیں بند کرلیں اور فائدہ مند علم پر کان دھر لئے ہیں۔ انکے نفس زحمت و تکلیف میں بھی ویسے ہی رہتے ہیں جیسے آرام و آسائش میں اگر زندگی کی مقرر مدت نہ ہوتی جو اللہ نے ان کے لئے لکھ دی ہے تو ثواب کے شوق اور عتاب کے خوف سے ان کی روحیں انکے جسموں میں چشم زدن کے لئے بھی نہ ٹھرتیں۔ خالق کی عظمت ان کے دلوں میں بیٹھی ہوئی ہے اس لئے کہ اس کے ماسوا ہر چیز ان کی نظروں میں ذلیل و خوار ہے، ان کو جنت کا ایسا ہی یقین ہے جیسے کسی کو آنکھوں دیکھی چیز کا ہوتا ہے، تو گویا وہ اسی وقت جنت کی نعمتوں سے سرفراز ہیں اور دوزخ کا بھی ایسا ہی یقین ہے جیسے کہ وہ دیکھ رہے ہیں تو انہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے وہاں کا عذاب ان کے گرد و پیش موجود ہے انکے دل غمزدہ و محزون اور لوگ انکے شر و ایذا سے محفوظ و مامون ہیں انکے بدن لاغر، ضرورت کم اور نفس نفسانی خواہشوں سے بری ہیں انہوں نے چند مختصر سے دنوں کی تکلیفوں پر صبر کیا جس کے نتیجہ میں دائمی آسائش حاصل کی۔ یہ ایک فائدہ مند تجارت ہے جو اللہ نے انکے لئے مہیا کی، دنیا نے انہیں چاہا مگر انہوں نے دنیا کو نہ چاہا۔ اس نے انہیں قیدی بنایا تو انہوں نے اپنے نفسوں کا فدیہ دیکر اپنے کو چھڑا لیا۔ رات ہوتی ہے تو اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر قرآن کی آیتوں کی ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتے ہیں۔ جس سے اپنے دلوں میں غم و اندوہ تازہ کرتے ہیں اور اپنے مرض کا چارہ ڈھونڈتے ہیں جب کسی آیت پر نگاہ پڑتی ہے جس میں جنت کی ترغیب دلائی گئی ہو تو اس کی طمع میں ادھر جھک پڑتے ہیں اور اسکے اشتیاق میں انکے دل بے تابانہ کھنچتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ (پر

کیف) منظر ان کی نظروں کے سامنے ہے اور جب کسی آیت پر نظر پڑتی ہے کہ جس میں (دوزخ سے) ڈرایا گیا ہو تو اس کی جانب دل کے کانوں کو جھکا دیتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ جہنم کے شعلوں کی آواز اور وہاں کی چیخ پکار ان کے کانوں کے اندر پہنچ رہی ہے وہ (رکوع میں) اپنی کمریں جھکائے اور سجدہ میں اپنی پیشانیاں ہتھیلیاں گھٹنے اور پیروں کے کنارے (انگوٹھے) زمین پر بچھائے ہوئے ہیں اور اللہ سے گلو خلاصی کے لئے التجائیں کرتے ہیں دن ہوتا ہے تو وہ دانشمند عالم نیکوکار اور پرہیزگار نظر آتے ہیں خوف نے انہیں تیروں کی طرح لاغر کر چھوڑا ہے دیکھنے والا انہیں دیکھ کر مریض سمجھتا ہے حالانکہ انہیں کوئی مرض نہیں ہوتا اور جب ان کی باتوں کو دسنتا ہے تو کہنے لگتا ہے کہ انکی عقلوں میں فتور ہے ایسا نہیں بلکہ انہیں تو ایک دوسرا ہی خطرہ لاحق ہے وہ اپنے اعمال کی کم مقدار سے مطمئن نہیں ہوتے اور زیادہ کو زیادہ نہیں سمجھتے وہ اپنے نفسوں پر کوتاہیوں کا الزام رکھتے ہیں اور اپنے اعمال سے خوفزدہ رہتے ہیں جب ان میں سے کسی کو صلاح و تقوی کی بنا پر سراہا جاتا ہے تو وہ اپنے حق میں کہی ہوئی باتوں سے لرز اٹھتا ہے۔اور یہ کہتا ہے کہ میں دوسروں سے زیادہ اپنے نفس کو جانتا ہوں اور میرا پروردگار مجھ سے بھی زیادہ میرے نفس کو جانتا ہے خدایا انکی باتوں پر میری گرفت نہ کرنا اور میرے متعلق جو حسن ظن رکھتے ہیں مجھے اس سے بہتر قرار دینا اور میرے ان گناہوں کو بخش دینا جو انکے علم میں نہیں ان میں سے ایک کی علامت یہ ہے کہ تم اسکے دین میں استحکام ،نرمی وخوش خلقی کے ساتھ دور اندیشی ایمان میں یقین واستواری ،بردباری کے ساتھ دانائی ،خوشحالی میں میانہ روی ،عبادت میں عجز و نیاز مندی، فقر و فاقہ میں آن بان ،مصیبت میں صبر ،طلب رزق میں حلال پر نظر ،ہدایت میں کیف وسرور اور طمع سے نفرت و بے تعلّقی دیکھو گے ۔وہ نیک اعمال بجالانے کے باوجود خائف رہتا ہے۔شام ہوتی ہے تو اس کے پیش نظر اللہ کا شکر اور صبح ہوتی ہے تو اس کا مقصد یاد خدا ہوتا ہے ۔رات خوف وخطر میں گزارتا ہے اور صبح کو خوش اٹھتا ہے۔خطرہ اسکا کہ رات غفلت میں نہ گزر جائے اور خوشی اس میں فضل و رحمت کی دولت پر جو اسے نصیب ہوئی ہے ۔اگر اسکا نفس کسی ناگوار صورت حال کے برداشت کرنے سے انکار کرتا ہے تو وہ اسکی من مانی خواہش کو پورا نہیں کرتا جاودانی نعمتوں میں اس کے لئے آنکھوں کا سرور ہے اور دار فانی کی چیزوں سے بے تعلّقی و بیزاری ہے اس نے علم میں حلم اور قول میں عمل کو سمویا ہے ،تم دیکھوں گے کہ اس کی امیدوں کا دامن کوتاہ لغزشیں کم ،دل متواضع اور نفس قانع ،غذا قلیل ،رویہ بے زحمت ،دین محفوظ ،خواہشیں مردہ اور غصہ ناپید ہے ۔اس سے بھلائی ہی کی توقع ہو سکتی ہے اور اس سے گزند کا اندیشہ نہیں ہوتا ،جس وقت ذکر خدا سے غافل ہونے والوں میں نظر آتا ہے جب بھی ذکر کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے چونکہ اسکا دل غافل نہیں ہوتا اور جب ذکر کرنے والوں میں ہوتا ہے تو ظاہر ہی ہے کہ اسے غفلت شعاروں میں شمار نہیں کیا جاتا۔جو اس پر ظلم کرتا ہے اس سے در گزر کر دیا جاتا ہے جو اسے محروم

کرتا ہے اسکا دامن اپنی عطا سے بھر دیتا ہے جو اسے بگاڑتا ہے یہ اس سے بناتا ہے بیہودہ بکواس اسکے قریب نہیں پھٹکتی اسکی باتیں نرم ،برائیاں ناپید اور اچھائیاں نمایاں ہیں۔خوبیاں ابھر کر سامنے آتی ہیں اور بدیاں پیچھے ہٹتی ہوئی نظر آتی ہیں ، یہ مصیبت کے جھٹکوں میں کوہ حلم و وقار سختیوں پر صابر اور خوشحالی میں شاکر رہتا ہے جس کا دشمن بھی ہو اس کے خلاف بے جا زیادتی نہیں کرتا اور جسکا دوست ہوتا ہے اس کی خاطر بھی کوئی گناہ نہیں کرتا۔ قبل اسکے کہ اسکی کسی بات کے خلاف گواہی کی ضرورت پڑے وہ خود ہی حق کا اعتراف کر لیتا ہے۔امانت کو ضائع و برباد نہیں کرتا، جو اسے یاد دلایا گیا ہے اسے فراموش نہیں کرتا، نہ دوسروں کو برے ناموں سے یاد کرتا ہے نہ ہمسایوں کو گزند پہنچاتا ہے نہ دوسروں کی مصیبتوں پر خوش ہوتا ہے نہ باطل کی سرحد میں داخل ہوتا ہے اور نہ جادہ حق سے قدم باہر نکالتا ہے۔ اگر چپ سادھ لیتا ہے ، تو خاموشی سے اسکا دل نہیں بجھتا، اور اگر ہنستا ہے تو آواز بلند نہیں ہوتی ۔ اگر اس پر زیادتی کی جائے تو سہ لیتا ہے تاکہ اللہ ہی اسکا انتقام لے ۔ اسکا نفس اس کے ہاتھوں مشقت میں مبتلا ہے اور دوسرے لوگ اس سے امن و راحت میں ہیں اس نے آخرت کی خاطر اپنے نفس کو زحمت میں اور خلق خدا کو اپنے نفس کے شر سے راحت میں رکھا ہے جن سے دوری اختیار کرتا ہے تو یہ زہد و پاکیزگی کے لئے ہوتی ہے اور جن سے قریب ہوتا ہے نہ اسکی دوری غرور و کبر کی وجہ سے اور نہ اسکا میل جول کسی فریب اور مکر کی بنا پر ہوتا ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ ان کلمات کو سنتے سنتے ہمام پر غشی طاری ہوئی اور اسی عالم میں اسکی روح پرواز کر گئی۔امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے اس کے متعلق یہی خطرہ تھا پھر فرمایا کہ موثر نصیحتیں نصیحت پذیر طبیعتوں پر یہی اثر کیا کرتی ہیں۔اس وقت ایک کہنے والے نے کہا یا امیر المومنینؑ ! پھر کیا بات ہے کہ خود آپ پر ایسا اثر نہیں ہوتا؟ حضرت نے فرمایا کہ بلا شبہ موت کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے کہ وہ اس سے آگے بڑھ ہی نہیں سکتا اور اسکا ایک سبب ہوتا ہے جو کبھی ٹل نہیں سکتا ایسی بے معنی گفتگو سے جو شیطان نے تمہاری زبان پر جاری کی ہے باز آؤ اور ایسی بات پھر زبان پر نہ لانا۔

شیعہ حضرت فاطمہ الزہراء^(س) کی نظر میں

حضرت امام حسن عسکریؑ نے فرمایا ایک شخص نے اپنی بیوی کو حضرت فاطمہؑ کی خدمت میں بھیجا کہ معلوم کرو کہ میں شیعہ ہوں یا نہیں۔ اسکی عورت نے سیدہ طاہرہؑ سے سوال کیا۔ تو آپؑ نے فرمایا اس سے کہو کہ اگر تو ہمارے حکم کے مطابق عمل کرتا ہے اور جس سے ہم نے روکا ہے رک جاتا ہے تو ہمارا شیعہ ہے ورنہ نہیں ۔وہ عورت واپس آئی اور اس نے اپنے شوہر کو بتایا۔

اس نے کہا ویل ہے میرے لئے۔گناہوں اور غلط کاموں کو کون چھوڑ سکتا ہے؟میں تو ہمیشہ جہنم میں رہوں گا۔کیونکہ جو شیعہ نہیں ہے اس نے ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے۔

وہ دوبارہ جناب سیدہؑ کی خدمت میں آئی۔اور جو کچھ اس کے شوہر نے کہا تھا بیان کیا تو جناب فاطمہؑ الزھراء نے فرمایا کہ اس سے کہو معاملہ اس طرح نہیں۔بے شک ہمارا شیعہ اہلبیت میں نیک افراد میں ہو گا۔ہمارا ہر محب اور ولایت رکھنے والا اور ہمارے دشمنوں سے دشمنی کرنے والا۔دل وزبان جان سے ہمیں سلام کرنے والا۔وہ شخص ہمارا شیعہ نہیں جو ہمارے اوامر اور نواھی کی مخالفت کرے اس کے باوجود وہ جنت میں ہو گا لیکن گناہوں سے پاک وصاف ہونے کے بعد۔مصیبت۔آزمائش یا محشر میں مختلف تکلیفیں یا جہنم کے اوپر والے طبقہ میں عذاب دیا جائے گا یہاں تک کہ ہم جہنم سے نکالیں گے اپنی محبت کی وجہ سے اور انہیں منتقل کریں گے اپنی خدمت میں۔۔

شیعہ امام حسن بن علیؑ کی نظر میں

ایک شخص نے امام حسنؑ سے عرض کیا میں آپ کا شیعہ ہوں امامؑ نے فرمایا اے بندہ خدا اگر تو ہمارے اوامر اور نواھی میں ہمارا مطیع ہے تو سچ کہہ رہا ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو ایسے مرتبہ کا دعویٰ کر کے جس کا تو اہلنہیں ہے گناھگار نہ ہو یہ نہ کہو کہ میں آپ کا شیعہ ہوں بلکہ کہہ میں آپ کا محب اور آپ کا دوست ہوں اور آپ کے دشمنوں کا دشمن ہوں۔یہ صحیح ہو گا۔

شیعہ حضرت امام حسین ابن علیؑ کی نظر میں

ایک شخص نے حضرت امام حسینؑ کی خدمت میں عرض کیا فرزند رسول میں آپ کا شیعہ ہوں آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور ایسا دعویٰ نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس دعوے میں جھوٹا ور فاجر قرار دے۔بیشک ہمارا شیعہ وہ ہے جس کا دل ہر قسم کے دھوکہ اور خیانت سے پاک ہو بلکہ تو کہے کہ میں آپ کا محب اور دوست ہوں۔

شیعہ حضرت علی بن حسینؑ کی نظر میں

حضرت امام صادقؑ سے روایت ہے کہ علی بن حسین اپنے گھر میں بیٹھے تھے کہ جب ایک قوم نے دروازہ کھٹکایا آپ نے کینز سے فرمایا جاؤ دیکھو دروازے پر کون ہے؟انہوں نے کہا ہم آپ کے شیعہ ہیں آپ جلدی دروازے کی طرف بڑھے قریب تھا کہ آپ

گر جائیں جب دروازہ کھولا اور انکی طرف دیکھا تو واپس پلٹ آئے اور فرمایا جھوٹ بول رہے ہو کہاں ہے تمہارے چہروں پر شیعہ کی نشانی اور علامات ؟ کہاں ہیں عبادت کے نشان ؟ کہاں ہیں سجدے کے نشان ؟

ہمارے شیعہ تو عبادت اور نیکی سے پہچانے جاتے ہیں جنکی ناک زخمی ہوتی ہے پیشانیاں اور سجدے کے مقامات پر نشان ہوتے ہیں جنکے پیٹ خالی ہوتے ہیں ،پیاس کی وجہ سے ہونٹ خشک ہوتے ہیں ، کثرت عبادت نے انکے چہروں کو زرد کر دیا ہے ۔راتوں کو جاگنے اور گرمی کی شدت نے انکو بوڑھا کر دیا۔جب لوگ خاموش ہوتے ہیں وہ تسبیح کر رہے ہوتے ہیں جب لوگ سورہے ہوتے ہیں وہ عبادت میں مصروف ہوتے ہیں جب لوگ تفریح طبع میں مصروف ہوتے ہیں تو وہ خوف خدا سے غمزدہ ہوتے ہیں زہد و تقویٰ سے پہچانے جاتے ہیں ان کی گفتگو نرمی رحمت اور مہربانی سے پر ہوتی ہے ان کا مشغلہ جنت کا ذکر ہوتا ہے ۔[3]

شیعہ حضرت امام محمد باقرؑ کی نظر میں:

شیعت کا دعوی کرنے والوں سے مخاطب ہو کہ فرمایا بخدا ہمارے شیعہ صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اسکی اطاعت کرتے ہیں ہمارے شیعہ اپنی انکساری۔نرم مزاجی۔امانتداری۔ذکر الٰہی کرنے۔والدین سے نیک سلوک کرنے ،اور پڑوسیوں ،یتیموں اور مقروضوں کی امداد کرنے راست گو،تلاوت قرآن کرنے اور لوگوں سے صرف بھلائی کی بات کرنے سے پہچانے جاتے ہیں شیعہ کے صفات بیان کرتے ہوئے مزید فرمایا۔

شیعہ علی وہ ہیں۔جو ہماری ولایت کشادہ دلی سے قبول کرتے ہیں۔ہم سے محبت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ۔دین کو زندہ رکھنے کے لئے ایک دوسرے کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔غصے میں ہوں تو ظلم نہیں کرتے۔خوش ہوں تو حد سے تجاوز نہیں کرتے ۔پڑوسیوں کے لئے باعث برکت اور اپنے تعلق داروں کے لئے سلامتی کا ذریعہ ہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے یہ زبان اچھائی اور برائی کی چابی ہے پس مومن کو چاہیے کہ اپنی زبان پر اس طرح تالا لگائے رکھے۔جس طرح وہ اپنے سونے چاندی والے صندوق کو تالا لگاتا ہے۔کیونکہ حضرت رسول اکرمؐ کا فرمان ہے۔کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے اس مومن پر جو ایمان، زبان کو ہر برائی سے بچائے رکھتا ہے۔یہ اس کا اپنی ذات کے لئے صدقہ ہے پس کوئی شخص گناہوں سے

[3]۔ بحار الانوار ج169/8

محفوظ نہیں رہ سکتا۔ جب تک وہ غیبت سے نہ بچے یعنی اپنے مسلمان بھائی کے متعلق ایسی بات کہنے سے بچے جیسے خدا نے چھپایا ہے کیونکہ اگر وہ ایسی بات کہے گا جو اسمیں نہیں ہے تو یہ بہتان تراشی ہے قیامت کے دن وہ شخص زیادہ افسوس کرے گا جو عدل کی بات تو کرے لیکن خود کسی کے ساتھ عدل نہ کرے تمہارا فرض ہے کہ سچ بولو اللہ سے ڈرتے رہو محنت سے کام کرو۔ ہر شخص کی امانت ادا کرو چاہے نیک ہو یا بد اگر علی بن ابی طالبؑ کا قاتل بھی میرے پاس کوئی امانت رکھتا تو میں ضرور اسکو واپس کر دیتا۔
حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اور میرے والد امام محمد باقرؑ مسجد نبوی میں گئی میرے والد گرامی یکایک قبر رسولؐ اور منبر کے درمیان اپنے کچھ اصحاب کے پاس کھڑے ہوگئے امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ میرے والد لوگوں کے قریب گئے اور فرمایا میں تمہاری خوشبو اور تمہاری ارواح سے محبت کرتا ہوں میری اس محبت پر آپ لوگ تقویٰ اور کوشش (عمل خیر) کے ساتھ مدد کرو اور تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیے ہماری محبت تک صرف تقویٰ اور نیک عمل کے ذریعہ ہی رسائی ہو سکتی ہے تم میں سے جو شخص جسکی امامت کا قائل اور اسکا مقتدی ہے اسے ان کی سیرت کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔ تم اللہ کے شیعہ اور اللہ کے مددگار ہو تم ہی سابقین اولین ہو اور تم ہی سابقین آخرین ہو دنیا میں ہماری محبت کی طرف سبقت کرتے ہو اور آخرت میں جنت کی طرف سبقت کرو گے اللہ سبحانہ اور رسول اللہؐ کی ضمانت کی پر میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہو تم لوگ طیب اور پاکیزہ ہو اور تمہاری عورتیں بھی پاکیزہ ہے عقل اور ذہانت کی وجہ سے تم میں سے ہر مومینا حور کی اور مومن صدیق کی منزلت رکھتا ہے۔
امام محمد باقرؑ سے مروی ہے آپ نے فرمایا بلاشبہ مومنین کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں لہٰذا مومن جب دوبارہ پھر عمل کرے تو اسکو عمل خیر کرنا چاہیے اور مغفرت صرف مومنین کے واسطے ہے۔ حضرت امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد ماجد حضرت امام محمد باقؑر سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب کو کہتے ہوئے سنا کہ جناب رسول خداؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا اے علیؑ جب مجھے رات کے وقت معراج پر لے گئے تو میں نے جنت میں ایک نہر دیکھی جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی اور تیر سے زیادہ سیدھی تھی اور بقدر ستارگان اس میں چھاگلیں موجود تھیں اور کناروں پر یاقوت سرخ اور سفید موتی کے قبے بنے ہوئے تھے۔ جبرائیل نے جو اس کے کونے میں اپنے پر مارا اور وہ کھلا تو بیش قیمت مہکتا ہوا مشک تھا اور پھر فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے کہ جنت میں ایسا درخت موجود ہے جس کے پتوں کی کھڑ کھڑاہٹ سے تسبیح و تقدیس کی ایسی آواز آتی ہے کہ اولین و آخرین میں سے کسی نے اس سے بہتر آواز نہیں سنی اور کئی طرح اس میں پھل لگتا ہے جس شخص کو پھل آ ملتا ہے وہ اسکو نوے پردے ہٹا کر توڑتا ہے اور نورانی چہروں اور شکلوں والے مومن نورانی کرسیوں پر بیٹھے تھے اور بروز قیامت تم ان سب نورانی چہرہ والے لوگوں کے قائد و رہبر ہو گے اور ہر شخص ایسے جوتے پہنے ہوئے ہو گا جس کے تسمہ نورانی ہوں گے اور جنت میں وہ جہاں جانا چاہے گا ان تسموں سے اس کے آگے روشنی نکلتی جائے گی اسی دوران اس کے سامنے ایک عورت نمودار ہو گی اور کہے گی سبحان اللہ اے بندہ خدا تجھ کو ہمارے متعلق کوئی دلچسپی نہیں؟ وہ مومن کہے گا کہ تو

کون ہے وہ جواب میں کہہ گی میں ان عورتوں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔کسی نفس کو یہ علم و اطلاع نہیں کہ اس اللہ نے آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کیا چیزیں مخفی اور پوشیدہ رکھی گئی ہیں جو ان کی کارکردگی اور کار گزار ہی کا بدلہ ہے ۔پھر فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے اس مومن کے پاس ہر روز ستر ہزار فرشتے اسکو اسکے اور اسکے باپ کے نام سے پکاریں گے اور سلام کریں گے ۔

راوی ابو مقداد اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ ابو جعفر حضرت امام محمد باقرؑ نے جابر جعفی سے فرمایا۔اے جابر شیعہ علیؑ کی آواز اس کے کان کے آگے نہیں بڑھتی یا اس کے کان کو تکلیف نہیں (یعنی وہ آہستہ بولتے ہیں۔جو کانوں کو ناگوار نہیں ہوتی) اور اس کی دشمنی اسکے بدن کو اذیت نہیں دیتی (وہ نقصان اور تکلیف اٹھاتا ہے دوسروں کو اس سے تکلیف نہیں پہنچتی) ہماری محبت کی وجہ سے ہمارے ساتھ بغض رکھنے والے کی مدح و ثنا نہیں کرتا اور ہماری وجہ سے ہمارے دشمن سے میل ملاقات نہیں رکھتا اور ہم پر عیب لگانے والے کے ساتھ نشت و برخاست نہیں کرتا۔شیعہ علیؑ وہ ہے جو خوشامد میں کتے کی طرح کوں کوں یا کوس کوس نہیں کرتا پھرتا اور کوے کی طرح لالچی نہیں ہے۔اور لوگوں سے کچھ مانگتا نہیں اگرچہ بھوک سے مر ہی جائے ۔ان کی زندگی بالکل ہلکی پھلکی (سادہ) ہوتی ہے (حفاظت جان یا تلاش معاش میں (شہر بدلتے رہتے ہیں۔اگر وہ موجود ہوتے ہیں تو پہچان میں نہیں آتے اور اگر غائب ہو جاتے تو انکی تلاش نہیں کی جاتی اور اگر بیمار پڑ جائیں تو کوئی عیادت کرنے والا نہیں ہوتا ۔اور اگر مر جائیں تو انکے سر پر کوئی پہنچتا نہیں قبروں میں انکی دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔جابر کہتے ہیں میں نے عرض کیا انکو کیسے اور کہاں تلاش کروں آپ نے فرمایا بازاروں میں کسی گوشہ زمین میں ملیں گے اور خدا کے فرمان (اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین) یہی لوگ مراد ہیں یعنی مومنوں کے سامنے بالکل متواضع اور کمزور ہوتے ہیں۔اور کافروں کے مقابلہ میں بہت سخت اور غالب ہیں۔

شیعہ حضرت امام جعفر صادقؑ کی نظر میں

زید شحام حضرت امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم شیعوں میں سے جسے دیکھو کہ وہ میری اطاعت کرتا ہے اس کو میرا سلام پہنچاو۔میں تم کو اللہ کی اطاعت ،اپنے دین میں خوف خدا ،احکام میں اجتہاد،زبان میں سچائی ،امانت ادا کرنے ،سجدوں کو طول دینے اور پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کرتا ہوں کیونکہ رسول اکرمؐ ہی احکام لیکر آئے تھے۔جس نے بھروسہ کرکے آپ کے پاس امانت رکھی ہو۔چاہے وہ نیک یا بد اسے واپس کرو۔حضرت رسول اکرمؐ سوئی اور دھاگہ تک

واپس کرنے کی ھدایت فرماتے تھے۔قرابت داروں سے اپنی قرابت کا خیال رکھو۔جو مریض ہو اسکی عیادت کرو۔اس کے جنازے میں شریک ہو سب کے حقوق ادا کرو کہ اگر تم میں سے کوئی شخص دین کے بارے میں خوف الٰہی رکھتا ہو اور اپنے قول میں سچا ہو۔امانتیں ادا کرتا ہو لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا ہو اور پھر کہا جائے کہ یہ جعفری ہے تو یہ بات مجھے اچھی لگتی ہے اور اس سے مجھے مسرت ہوتی ہے ہاں اگر ایسا نہ ہو تو اس سے مجھے دلی تکلیف ہوتی ہے اور شرم بھی آتی ہے۔

جعفر بن عمر کلبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا عوام کی کس قدر کثرت ہے میں عرض کیا اے فرزند رسول واقعا عوام کی کثرت ہے خدا کی قسم تم شیعوں کے سوا کوئی بھی صحیح حج نہیں کرتا اور کوئی بھی تم شیعوں کے سوا صحیح دو نماز بھی نہیں پڑھتا اور کسی کو بھی تم شیعوں کے سوا دوہرا اجر نہیں ملے گا اور تم لوگ (شیعہ) بلا شبہ شمس و قمر و نجوم کو دعوت دینے والے ہو اور تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور تمہارے اعمال قبول کر لئے جائیں گے۔

ابو بصیر کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہمارے شیعہ پر ہیز گار نیکیوں میں کوشش کرنے والے۔وفادار۔امانتدار۔زاہد عبادت گذار اور دن رات میں ۵۱ رکعت نمازیں پڑھنے والے ہیں (۱۷ رکعت فریضہ شب وروز ۲۳ رکعت نماز نوافل شب و روز اور گیارہ رکعت نماز شب) رات کو محراب عبادت میں کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہیں اور دن بھر روزہ رکھتے ہیں مالوں کی زکوۃ ادا کرتے ہیں اور بیت اللہ کا حج بجالاتے ہیں اور ہمہ قسم کے حرام کام سے اجتناب کرتے ہیں اس سے بچتے ہیں۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں۔خدا کی قسم علیؑ کا شیعہ صرف وہ شخص ہے جس کا پیٹ اور شرمگاہ حرام سے پاک ہو۔ہر کام خدا کے واسطے کرے اور اسی سے اجر و ثواب کی امید رکھے اور اسی کے عذاب کا خوف اور ڈر رکھے۔

مفضل کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔امام جعفر صادقؑ کا شیعہ وہ ہے جس کا پیٹ حرام سے پاک ہو اور شرمگاہ حرام سے پاک و منزہ ہو انکی کوشش کا سلسلہ مضبوط ہو اور ہر کام خدا کی رضا کے واسطے کرتا ہو اور اسی سے ثواب واجر کی امید رکھے اور اسی کے عذاب سے ڈرے اور جب تو ایسے لوگوں کو دیکھے تو (سمجھ لے کہ) یہ جعفر صادقؑ کے شیعہ ہیں۔

مفضل بن قیس نے امام جعفر صادقؑ سے روایت نقل کی ہے امامؑ نے فرمایا کہ کوفہ میں ہمارے شیعہ کتنے ہوں گے۔ مفضل کہتے ہیں۔میں نے کہا پچاس ہزار تو ہونگے۔ مفضل کہتے ہیں امام مسلسل یہی کہتے رہے کہ میں (پچاس ہزار) یہاں تک کہ آخر میں فرمایا ۔کہ تم کو امید ہے کہ بیس ہزار شخص بھی ہوں گے پھر امام نے فرمایا۔بخدا میں چاہتا ہوں کہ کاش کوفہ میں ۲۵ افراد ہی ہمارے ایسے ہوتے اور سمجھتے جس پر ہم قائم ہیں اور ہمارے بارے میں صرف سچ بولیں۔ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا۔میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے اپنے شیعوں کے صفات تو بتایئے۔آپ نے فرمایا۔ہمارا شیعہ وہ ہے

جس کی آواز سکے کان سے آگے نہ بڑھے (یعنی آہستہ بولتے ہیں) اور اسی کی دشمنی اپنے جسم کے آگے نہ بڑھے (یعنی خود تکلیف اٹھائے دوسرے کو تکلیف نہ دے) اور اپنا بوجھ دوسروں پر نہ ڈالے اور اپنے بھائیوں کے سوا) مجبوری میں بھی)۔ کسی سے کچھ نہ مانگے اگرچہ بھوک سے مر بھی جائے اور ہمارے شیعہ وہ ہیں جو کتے کی طرح خوشامد میں کوس کوس نہیں کرتے اور کوے کی طرح لالچی نہیں ہوتے۔ ہمارے شیعہ وہ ہیں جن کی زندگی ہلکی پھلکی بالکل سادہ ہو اور وہ شہر بدلتے رہتے ہیں (تلاش معاش یا حفاظت جان کے لئے شہر بشہر سفر کریں) ہمارے شیعہ وہ ہیں جو اپنے مال و دولت میں دوسروں کا حصہ مقرر کرتے ہیں (یعنی اپنے مال میں سے خیرات خمس و کٰوۃ ادا کرتے ہیں) اور آپس میں ایک دوسرے سے انس و محبت رکھتے ہیں اور موت کے وقت جزع و فزع نہیں کرتے اور اپنی قبروں میں ایک دوسرے کی زیارت و ملاقات کرتے ہیں۔ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے فرزند رسول میں انکو کہاں ڈھونڈھوں۔فرمایا اطراف زمین میں اور بازاروں میں تلاش کرو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا (اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین)

علی بن عبد العزیز کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔اے علی بن عبد العزیز تم لوگوں کا گریہ و بکا دھوکا میں نہ ڈالے کہ (تم یہ سمجھو کہہ یہ رونے والا بڑا متقی ہے) بلکہ تقویٰ دل میں ہوتا ہے عبد اللہ بن سنان امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپ کو کہتے ہوئے سنا: اے بندگان خدا میں تم لوگوں کو کندھوں پر اس طرح نہ اٹھاؤ کہ خود ذلیل ہو جاؤ۔خداوند عالم اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے۔(قولو اللناس حسنا) لوگوں سے اچھی گفتگو کرو پھر آپ نے فرمایا۔بیمار لوگوں کی عیادت کرو۔انکے جنازوں میں شرکت کرو۔لوگوں کے موافق اور مخالف سچی گواہی دو۔انکی مسجدوں میں نماز پڑھو انکے حقوق ادا کرو۔پھر فرمایا کسی قوم پر اس سے زیادہ سخت کیا بات ہو سکتی ہے۔کہ لوگ یہ گمان کریں کہ فلاں فلاں لوگ فلاں فلاں اشخاص کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور انکو اپنا امام پیشوا سمجھتے ہیں۔اور انکی بات قبول کر لیتے ہیں۔یہی پیشوا ان لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے ہیں۔تو یہ لوگ اپنے پیشواؤں کی بات نہیں مانتے اور انکی باتوں کو انکے دشمنوں میں پھیلاتے ہیں۔اور انکے دشمنوں ہمارے پاس آکر ہم سے یہ کہتے ہیں کہ فلاں آپ کے بارے میں یہ کہتے ہیں اور یہ روایت کرتے ہیں اور ہم کو یہ کہنا پڑے کہ جو شخص یہ کہتا ہے۔ہم اس سے بری اور بیزار ہیں اور ان لوگوں سے ہماری برائت و بیزاری ہو گی۔

عبد اللہ بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں بمقام منٰی حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور کہا مولا ہم چلنے پھرنے والے لوگ ہیں۔جب بھی ہم آپ کی خدمت میں حاضری دینا چاہتے ہیں۔اس مبارک مجلس میں نہیں پہنچ سکتے۔آپ ہمیں کچھ وصیت و نصیحت فرمایئے۔آپؑ نے فرمایا۔تم پر فرض ہے کہ اللہ سے ڈرو سچ بولو۔امانت ادا کرو اور جو شخص تمہاری صحبت میں ہو اس سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔باآواز پہلے سلام کرو اور لوگوں کو کھانا کھلاؤ۔انکی مسجدوں میں نماز پڑھو۔اور تم

انکے مریضوں کی عیادت کرو اور انکی جنازے کی مشایعت کرو۔ میرے پدر بزرگوار نے مجھ سے فرمایا تھا کہ ہم اہلبیت کے شیعہ جن لوگوں میں ہوتے ہیں۔ان میں نیک ترین ہوتے ہیں۔اگر فقیہ ہوں توانہیں شیعوں میں سے ہوں اور مؤذن ہوں توانہیں میں سے ہوں اور امانتدار ہوں توانہیں میں سے ہوں اور صاحب ودیعت وامانت ہوں توان ہی میں سے ہوں اسطر تم لوگ ہم کو لوگوں میں محبوب وپسندیدہ بناؤ انکے نزدیک ہمیں مبغوض اور ناپسندیدہ نہ بناؤ۔

حمزہ ابن اعین نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپکے والد ماجد حضرت زین العابدینؑ ایک دن اپنے گھر تشریف فرما تھے کہ کچھ لوگوں نے انکا دروازہ کھٹکھٹایا حضرت نے کنیز سے فرمایا جاؤ ذرا دیکھو دروازے پر کون ہے۔انہوں نے جوابا کہلایا مولا ہم آپ کے شیعہ ہیں۔ حضرت اتنے تیزی سے ایکدم اس طرح کھڑے ہوئے کہ گرنے لگے جب دروازے کھولا اور ان پر نظر ڈالی تو واپس تشریف لے آئے اور فرمایا کہ ان لوگوں نے غلط بات کہی ہے ان کے چہروں میں علامات شیعیت اور عبادت کے نشان کہاں ہیں سجدوں کے آثار کہاں ہیں۔ ہمارے شیعہ عبادت سے اور گردآلود چہروں سے پہچانے جاتے ہیں عبادت کے سجدے انکی ناک کو زخمی بنادیتے ہیں انکی پیشانی اور سجدہ میں زمین پر ٹکنے والے اعضاء پر عبادت کے نشان بن جاتے ہیں انکے پیٹ روزوں کی کثرت کی وجہ سے پچکے ہوئے اور ہونٹ سوکھے ہوئے پتلے ہوتے ہیں عبادت کی زیادتی انکے چہروں کو متورم کر دیتی ہے اور شب بیداری اور گرمی کی شدت انکے اجسام کو کمزور اور بوڑھا بنا دیتی ہے جب لوگ خاموش ہوتے ہیں تو تسبیح خدا میں مصروف ہوتے ہیں اور جب لوگ تفریح طبع میں مصروف ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اس وقت خوف خدا سے مغموم ہوتے ہیں اور اپنے زہد و تقوی سے پہچانے جاتے ہیں۔انکی گفتگو نرمی رحمت اور مہربانی سے پر ہوتی ہے۔اور انکا مشغلہ جنت کا ذکر ہوتا ہے۔

سعد بن صدقہ نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ آپ سے عرض کیا گیا کہ یہ کیا بات ہے کہ مومن بہت تیز نظر ہوتا ہے۔آپ نے فرمایا اس واسطے کہ قرآن کی عزت اس کے دل میں اور خالص ایمان اس کے سینے میں ہوتا ہے اور وہ خدائے عزوجل کی عبادت کرتا ہے اللہ کی اطاعت اور اسکی تصدیق کرتا ہے پھر عرض کیا گیا کہ مومن کبھی کبھی سخت بخیل بھی بن جاتا ہے۔آپ نے فرمایا اس لئے کہ وہ رزق کو حلال طریقے سے کماتا ہے اور حلال طریقہ سے رزق کی تلاش بہت مشکل کام ہے ۔اس لئے وہ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ جس چیز کو اس نے سختی اور تکلیف کے ساتھ تلاش کیا ہے۔ایسے ہی اپنے پاس سے الگ کردے وہ اسکو ضرور کسی مناسب جگہ پر خرچ کرتا ہے۔اگرچہ اسکا نفس ناخوش بھی ہو۔ پھر عرض کیا گیا مومن کی علامت کیا ہے ۔آپ نے فرمایا۔ چار باتیں مومن کی علامت ہیں۔

1. ۔اسکی کی نیند اس شخص کی سی ہوتی ہے۔جو ڈوب رہا ہو (یعنی جس طرح ڈوبنے والے کو نیند نہیں آسکتی اسی طرح مومن خوف خدا سے بے خبر نہیں ہو سکتا)

2. ۔اسکی خوراک مریضوں جیسی ہوتی ہے۔جس طرح مریض لوگ ہر طرح آزادی سے نہیں کھاتے بلکہ پرہیز غذا کھاتے ہیں۔(اسی طرح مومن ہر قسم کی غذا نہیں کھاتا بلکہ غور کرتا ہے کہ حرام کی غذا نہ کھاؤں جو حلال ہے صرف وہی کھاؤ ں اور مریض کی طرح پیٹ بھر کر بھی نہیں کھاتا)
3. ۔وہ خوف خدا سے اس طرح روتا ہے جس طرح وہ عورت روتی ہے۔جسکا جوان بیٹا مر گیا ہو۔
4. ۔مومن بیٹھتا اس طرح ہے جیسے جلدی جانے کے لئے کوئی پیروں کے بل بیٹھتا ہے پھر عرض کیا گیا کہ مومن زیادہ نکاح کیوں کرتا ہے حضرت نے فرمایا اس واسطے کہ وہ اپنی شرمگاہ کو حرام سے محفوظ رکھے اور شہوت اسکو ادھر ادھر مائل نہ ہونے دے جب وہ حلال کے حصول میں کامیاب ہو جاتا ہے۔پھر اسی پر اکتفا کرتا ہے اور پھر دوسری باتوں سے نیاز ہو جاتا ہے۔پھر آپ نے فرمایا صرف مومن میں حسب ذیل تین خصلتیں ہو سکتی ہیں۔

1. معرفت خدا کا علم رکھتا ہے۔
2. اسکو اس بات کا علم ہوتا ہے کہ کس سے محبت رکھے۔
3. وہ جانتا ہے کہ کس سے دشمنی رکھے پھر آپ نے فرمایا کہ مومن کے دل میں ایک خاص قسم کی طاقت ہوتی ہے۔کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ بظاہر اسکا جسم نحیف ولاغر ہوتا ہے اس کے باوجود وہ رات کو عبادت میں کھڑا رہتا ہے۔اور دن کو روزہ رکھتا ہے پھر فرمایا مومن اپنے دین کے معاملہ میں مضبوط بلند پہاڑ سے بھی زیادہ سخت اور شدید ہوتا ہے اس لئے کہ پہاڑ کو چھیل چھال کر ہموار کیا جا سکتا ہے۔مگر مومن کو دین کے معاملہ میں کوئی شخص اپنی منشاء کے مطابق ذرہ بھر بھی سکتا یہ اس لیے ہے کہ وہ دین کے معاملہ میں کنجوس ہوتا ہے یعنی یہ نہیں ہو سکتا (کہ جسکا جی چاہے اس سے اسکا دین چھین لے۔وہ جان دے سکتا ہے مگر دین نہیں دے سکتا۔

ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ مجھے مومن کے اوصاف بتایئے۔آپ نے فرمایا۔مومن دین میں طاقتور اور یقین میں مجسم ایمان اور علم دین حاصل کرنے میں حریص اور ہدایت میں خوش و مسرور اور استقامت میں نیک اور علم و حلم (دونوں اسمیں ہوں) مہربانی کرنے پر شکر گزار اور حق میں سختی دولتمندی اور خوشحالی میں میں میانہ رو۔فقر و فاقہ میں آراستہ پیراستہ اور قدرت اور قابو پانے میں اطاعت کرنے والا اپنی پسند میں صاحب زہد و تقویٰ اور جہاد میں بہت زیادہ عمل کرنے والا اور مصروفیات میں بھی نماز کا پابند اور سختی میں صابر اور خوش طبعی اور مزاج میں باوقار اور مشکلات میں و مصائب میں بڑا صابر اور خوشحالی میں شکر گزار ہو گا اور کسی کی غیبت نہیں کرے گا۔اور متکبر نہ ہو گا اور قطع رحمی نہ کرے گا۔اور کمزور اور بد خلق بدمزاج

اور سخت گیر نہ ہو گا۔اتراہٹ اور غرور اس کی طرف قدم نہیں بڑھا سکتا۔اور اسکی شرمگاہ کی خواہش اس پر غلبہ نہیں کر سکتی ۔وہ لوگوں پر حسد نہیں کرتا اور نہ کنجوسی کرتا ہے اور اسراف وتدبیر یعنی فضول خرچی بھی نہیں کرتا ہے ۔مظلوم کی مدد کرتا ہے ۔مساکین پر رحم کرتا ہے وہ اپنے نفس کو تکلیف میں رکھتا ہے اور لوگ اسکی طرف سے سکون وراحت میں ہیں وہ دنیا میں دلچسپی اور دلبستگی نہیں رکھتا اور لوگوں کی سختیوں سے گھبراتا نہیں اور لوگوں کا ایک خاص دنیاوی مقصد ہوتا ہے کہ وہ اس پر امنڈ پڑتے ہیں اور اس مومن کا اپنا ایک ہدف ہوتا ہے جو اسکو مستغنی اور بے نیاز رکھتا ہے ۔وہ اپنے حلم میں کسی قسم کی کوئی کمی اور اپنی رائے میں کوئی کمزور نہیں پاتا اور اپنے دین کے ضائع ہونے کا خطرہ نہیں رکھتا ہے ۔حلم (رائے اور دین میں مضبوط ہوتا ہے) جو شخص اس سے مشورہ کرتا ہے اسکی رہنمائی کرتا ہے اور سیدھی راہ دکھاتا ہے اور جو اسکی مدد کرتا ہے یہ اسکی مدد کرتا ہے وہ باطل اور ناحق اور بدزبانی اور جہالت سے بچتا اور پرہیز کرتا ہے یہ ہے مومن کی صفت ۔

امام حسن عسکریؑ نے اپنے آباؤاجداد کے حوالہ سے روایت کیا کہ جناب رسولؐ اللہ نے ایک دن کسی صحابی سے فرمایا۔اے بندہ خدا،خدا کے لئے محبت رکھو اور خدا ہی کے لئے عداوت رکھو۔خدا ہی کے لئے دوستی رکھو اور خدا ہی کے لئے دشمنی کرو تم اللہ کی محبت صرف اسی طرح حاصل کر سکتے ہو ۔کوئی شخص اس وقت تک ذائقہ ایمان نہیں چکھ سکتا جب تک وہ ایسا نہ ہو (جیسا میں نے بتایا ہے) کہ محبت وعداوت صرف اللہ کے لئے ہو ۔خواہ اس کے روزے نماز کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں ۔اس طرح تمہاری زندگی میں لوگوں سے تمہارا بھائی چارہ زیادہ ہو گا۔اسی بنا پر لوگ ایک دوسرے سے محبت کریں گے ۔اور اسی بنا پر ایک دوسرے سے عداوت کریں گے اور یہ ایسی چیز ہے کہ کوئی چیز خدا سے (بندہ کو) بے نیاز نہیں بنا سکتی ۔کہ بندہ کو خدا کی وجہ سے محبت و عداوت کی ضرورت نہ رہے ۔صحابی نے آنخضرت سے عرض کیا کہ مولا مجھے یہ کیسے علم ہو کہ میں نے خدا کے واسطے محبت کی ہے ۔اور خدا ہی کے لئے میں نے دشمنی کی ہے ۔اور خدا کا دوست کون ہے تا کہ میں اس سے محبت و دوستی رکھوں ۔آنخضرتؐ نے علیؑ کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا کہ تم اس شخص کو دیکھ رہے ہو ۔اس نے عرض کیا جی ہاں دیکھ رہا ہوں ۔آنخضرتؐ نے فرمایا ۔اسکا دوست اللہ کا دوست ہے لہٰذا تم اس سے دوستی رکھو اور اسکا دشمن اللہ کا دشمن ہے ۔پس تم اس سے دشمنی رکھو ۔اس شخص کے دوست کو دوست رکھو ۔اگرچہ وہ تیرے باپ اور بیٹے کا قاتل ہی کیوں نہ ہو اور اس کے دشمن کو دشمن سمجھو اگرچہ وہ تمہارا باپ اور بیٹا ہی کیوں نہ ہو ۔ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے انہوں نے اپنے آباؤاجداد سے روایت کی ہے کہ جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اہل دین اور دینداروں کی چند علامات ہیں جن سے وہ پہچان لیے جاتے ہیں ۔

1 ۔بات میں سچے ہونگے 2 ۔امانت ادا کرتے ہوں گے 3 ۔وہ وعدہ پورا کریں گے 4 ۔صلہ رحم کریں گے 5 ۔کمزوروں پر رحم مہربانی کریں گے 6 ۔ عورتوں سے بہت کم موافقت کریں گے 7 ۔انکی ہاں میں ہاں نہ ملائیں گے 8 ۔(مال) نیکیوں میں صرف

کر دیں گے 9۔ بااخلاق ہونگے ۔10۔ وسیع خلق کے مالک ہوں گے ۔11۔ علم کی پیروی کریں گے اور اس بات کی اتباع کریں گے جو خدا سے قریب کر دے ایسے لوگ طوبیٰ اور اچھی بازگشت کے مالک ہیں۔ طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے جس کی جڑ جناب رسول خداؐ کے گھر میں ہے۔اور اس کی شاخ ہر مومن کے گھر میں ہو گی۔ جس چیز کو مومن کا دل چاہے گا یہ شاخ اس کے سامنے وہ چیز پیش کر دیگی۔اور اگر کوئی سوار پوری کوشش کر کے سو سال تک چلتا رہے تب بھی اس کے نیچے سے نہیں نکلے گا۔اور کوا اس سے نیچے سے اوپر کی طرف اڑے تو اڑتے اڑتے بوڑھا ہو کر گر پڑے گا مگر اسکی چوٹی تک نہیں پہنچ سکے گا۔ ہاں تم اسکی رغبت رکھو مومن کا نفس بذات خود بے نیاز ہوتا ہے۔اور لوگ اسکی طرف بالکل راحت و سکون میں ہوتے ہیں۔جب رات ہوتی ہے تو وہ اپنا چہرہ زمین پر رکھ کر سجدہ میں مصروف ہو جاتا ہے اور اپنے پیدا کرنے والے سے اپنی گلو خلاصی کے لئے مناجات کرتا ہے ہا ل تم ایسے بنو۔

عبد العظیم بن عبداللہ حسنی کہتے ہیں کہ میں حضرت امام علی نقیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا جب مجھے دیکھا تو ابوالقاسم کہہ کر مجھے خوش آمدید کہا اور فرمایا تو ہمارا سچا دوست ہے۔ میں نے عرض کیا مولا چاہتا ہوں کہ اپنا دینی عقیدہ آپکی خدمت میں عرض کروں تاکہ اگر وہ صحیح ہے تو میں اس پر ثابت قدم رہوں یہاں تک کہ میں خدا سے جاملوں فرمایا ہاں ابوالقاسم لاؤ بیان کرو میں نے عرض کیا کہ خداوند عالم ایک ہے اسکا کوئی مثل نہیں کہ وہ معطل و بیکار ہو جائے۔کسی کے مشابہ ہونے سے دور ہے وہ نہ جسم ہے نہ صورت۔ وہ نہ عرض ہے نہ جوہر بلکہ وہ اجسام کو بنانے والا ہے۔صورتوں کی تصویر کشی کرتا ہے۔اعراض وجواہر کا خالق ہے اور ہر چیز کا پروردگار ومالک ہے۔بنانے والا اور نیست سے ہست کرنے والا ہے وہ حکیم ہے کوئی قبیح فعل نہیں کرتا اور کسی واجب کام میں کوئی خلل نہیں آنے دیتا۔اور محمدؐ اسکا بندہ اور رسول ہے۔ نبوت اس پر ختم ہوتی ہے۔انکے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا اور اسکی شریعت نے تمام شریعتوں کو ختم کر دیا ہے۔اب قیامت تک کوئی اور شریعت نہیں آئے گی۔اور میں اس بات کا قائل ہوں کہ آنحضرتؐ کے بعد خلیفہ اور ولی امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ انکے بعد امام حسنؑ۔ پھر امام حسینؑ پھر علی بن الحسینؑ ۔زین العابدینؑ پھر محمد بن علی امام محمد باقرؑ۔ پھر امام جعفر صادقؑ۔ پھر موسیٰ بن جعفر موسیٰ کاظمؑ پھر علی بن موسیٰ رضا۔ پھر محمد بن علی محمد تقیؑ۔ پھر جناب خود امام ہیں۔اس پر آپؑ نے فرمایا کہ میرے بعد میرا بیٹا حسن امام ہوں گے اور ان کے بعد ان کے جانشین کے بارے میں لوگوں کی عجب کیفیت ہو گی کوئی انکی موجودگی کا قائل ہو گا۔ کوئی کچھ کہے گا اور کوئی کہے گا۔ بالذات اسکو کوئی نہیں دیکھے گا۔اور اسکا نام لے کر انکا ذکر کرنا حلال نہیں ہو گا۔ یہاں تک کہ وہ خروج کریں گے۔اور اسکا زمین کو اس طرح عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے اس سے پہلے ظلم وجور سے پر ہو چکی ہو گی۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا میں اسکا بھی اقرار کرتا ہوں اور اسکا بھی قائل ہوں کہ انکا دوست خدا کا دوست اور انکا دشمن خدا کا دشمن ہے اور انکی اطاعت خدا کی اطاعت اور انکی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے اور اس بات کا بھی قائل ہوں کہ معراج برحق ہے۔ قبر میں سوال وجواب ،جنت ، جہنم ،پل صراط

، میزان اعمال سب بر حق ہیں اور قیامت بیشک آئے گی اور خدا مردوں کو قبروں سے زندہ کر کے اٹھائے گا اور میں اس بات کا قائل ہوں کہ ولایت آئمہؑ کے بعد نماز۔زکوۃ۔روزہ،حج ، جہاد ،امر بالمعروف (یعنی اچھے کام ہدایت کرنا)، نہی عن المنکر (یعنی برائیوں سے روکنا)۔والدین کے حقوق فرض اور واجب ہیں۔میں نے عرض کیا، مولا میرا دین۔ میرا مذہب اور میرا عقیدہ یہی ہے جو میں نے جناب کو بتادیا ہے۔امام علی نقیؑ نے فرمایا اے ابوالقاسم بخدا یہی وہ عقیدہ ہے جسکو خدا نے اپنے بندوں کے واسطے پسند کیا ہے اور اس پر راضی ہے اس پر ثابت قدم رہو۔خدا تم کو دنیا وآخرت میں اسی دین پر قائم رکھے۔

فضل بن شاذان کہتے ہیں کہ حضرت امام علی رضاؑ نے فرمایا۔جو شخص توحید خدا کا اقرار کرے یعنی خدا کو واحد مانے اور ہر قسم کی مشابہت کو اس سے دور رکھے اور ہر اس بات سے اسکو پاک ومنزہ رکھے جو اس کے شایان نہ ہو۔اور اسکو صاحب ارادہ واختیار اور صاحب مشیت ہونے کا مقر ہو اور خلق وامر اور قضاء قدر کا اقرار کرے کہ بندوں کے افعال بطور تقدیر مخلوق ہیں نہ کہ بطور خلق تکوین اور اس بات کی گواہی دے کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور ان کے گیارہ معصوم فرزند امام اور رسول اللہ کے حجت خدا ہیں اور ان کے دوستوں کو دوست رکھے اور گناہوں کبیرہ سے پرہیز کرے۔رجعت اور متعتہ الحج اور متعتہ النساء دونوں کا اقرار کرے اور معراج اور قبر میں سوال وجواب اور حوض کوثر اور شفاعت اور جنت ودوزخ۔پل صراط، میزان عدل کو مخلوق جانے۔بندوں کے قبر سے دوبارہ پیدا ہونے اور حشر ونشر اور جزاوسزا اور حساب کتاب کا قائل ہو تو وہ حقیقی مومن ہے۔اور ہم اہل بیت کے شیعوں میں سے ہے۔

شیعہ امام موسیٰؑ کی نظر میں

احمد بن محمد،ابن ابی نجران سے روایت کرتے ہیں اس نے کہا کہ میں نے امام ابوالحسن موسیٰ کاظمؑ سے سنا آپ فرمارہے تھے کہ جس نے شیعہ سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی۔اس کے بعد فرمایا۔ہمارے شیعہ وہ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں۔زکوۃ ادا کرتے ہیں،بیت اللہ الحرام کا حج کرتے ہیں۔رمضان المبارک کے روزے رکھتے ہیں۔اہلبیت سے محبت اور ہمارے دشمنوں سے برات کرتے ہیں یہی لوگ اہل ایمان وتقوی اور امانتدار ہیں۔جس نے ان کی بات کو ٹھکرایا اس نے خدا کی بات کو ٹھکرایا اور جس نے ان پر طعن وتشیع کیا اس نے اللہ پر طعن وتشیع کیا۔

شیعہ امام ابوالحسن علی رضاؑ کی نظر میں

حضرت عبد العظیم حضرت امام الرضاؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اے عبد العظیم میرے دوستوں تک میرا اسلام پہنچا دٔ۔اور انہیں کہو! شیطان کو اپنے اوپر مسلط نہ ہونے دو اور انہیں حکم دو کہ گفتگو میں سچ بولیں۔امانت ادا کریں۔انہیں خاموش رہنے اور جنگ وجدال ترک کرنے کا حکم دو۔جن امور کا تمہارے ساتھ تعلق نہیں ہے ان سے الگ تھلگ رہو۔ایک دوسرے کی ملاقات کرو کیونکہ اس سے قربت بڑھتی ہے۔لوگوں کے ساتھ مذاق نہ کرو۔میں نے اپنی جان کی قسم کھائی ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا کرے گا اور میرے دوستوں کو ناراض کریگا تو میں اللہ سے اس شخص کے لئے بد دعا کرو گا کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں سخت عذاب دے۔اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں ہو گا۔انکو بتادو کہ بے شک اللہ تعالیٰ سوائے مشرک کے نیکی کرنے والے کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور انکے گناہوں سے در گزر کرتا ہے۔جس نے میرے دوستوں میں سے کسی کو اذیت دی۔اللہ اسکے گناہ معاف نہیں کریگا حتی کہ اس سے باز آجائے اگر باز آگیا تو ٹھیک ورنہ ایمان کی روح اس کے دل سے نکال لی جائے گی۔اور وہ ہماری ولایت سے نکل جائے گا اور ہماری ولایت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہو گا۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے اپنی پناہ میں رکھے۔[4]

ابن ابی نجران نے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن امام علی رضاؑ سے سنا۔وہ فرماتے ہیں۔جو ہمارے شیعہ سے دشمنی کرے گا اس نے گویا ہم سے دشمنی کی اور جو ان سے دوستی و محبت کرے گا اس نے گویا ہم سے دوستی کی کیونکہ وہ ہم سے ہیں ہماری (بچی ہوئی) مٹی سے بنے ہیں۔اور جو ان سے محبت کرے گا وہ ہم میں سے ہو گا اور جو ان سے دشمنی کرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہو گا ۔ہمارے شیعہ نور خدا سے دیکھتے ہیں اور رحمت خدا میں چلتے پھرتے اور کرامت خداوندی پر فائز ہیں۔ہمارا جو شیعہ بیمار ہوتا ہے ۔اس کی بیماری سے ہم بیمار ہو جاتے ہیں اور ہمارا کوئی شیعہ کہیں غمگیں ہوتا ہے تو اس کے غم سے ہم غمزدہ ہو جاتے ہیں۔اور ان میں سے جو خوش ہوتا ہے۔اسکی خوشی سے ہم خوش ہو جاتے ہیں اور ہمارے شیعوں میں سے کوئی ایک بھی ہم او جھل نہیں ہے کہیں بھی ہو۔خواہ وہ سر زمین مشرق کا رہنے والا ہو یا مغرب کا۔اور ہمارا شیعہ کوئی قرض چھوڑ جائے تو وہ ہمارے ذمہ ہے۔اور ان میں سے جو کوئی مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

ہمارے شیعہ وہ ہیں جو باقاعدہ پابندی سے نماز پڑھتے زکوٰۃ دیتے اور بیت الحرام (کعبہ) کا حج کرتے ہیں۔ماہ رمضان کے روزے رکھتے ہیں۔اہلبیت کے چاہنے والے ہیں اور ان کے یعنی اہلبیت کے دشمنوں سے بیزار ہوتے ہیں۔یہی لوگ مومن۔صاحب زہد و تقویٰ اور متقی و پرہیز گار ہیں۔

جو شخص انکی بات کو رد کرے گا اس نے گویا خدا کی بات کو رد کیا جو ان پر طعن و تشیع کرے گا۔اس نے گویا اللہ پر طعن و تشنیع کی کیونکہ یہی لوگ خدا کے حقیقی بندے ہیں اور اس کے سچے دوست اور دلی ہیں۔خدا کی قسم ان میں سے ایک ایک شخص قبیلہ ربیعہ

---

[4] ۔الاختصاص للمفید 227

اور مضر کے افراد کے برابر شفاعت کرے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے ان متقی اور پرہیزگار بندہ کے احترام واکرام کی وجہ سے اسکی شفاعت ان گنہگار بندوں کے بارے میں قبول فرمائے گا۔

شیعہ امام محمد تقیؑ کی نظر میں

حضرت امام حسن عسکریؑ فرماتے ہیں کہ ایک شخص امام محمد بن علی بن موسیٰ رضاؑ کی خدمت میں خوشی کی حالت میں حاضر ہوا۔ توامامؑ نے فرمایا میں تمہیں خوش دیکھ رہا ہوں۔اس نے کہا اے فرزند رسول میں نے آپ کے بابا سے سنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ انسان کو اس دن خوش ہونا چاہیے جس دن انسانکو اللہ یعالیٰ صدقہ ،نیک اعمال، ضرورت منداور مومنین بھائی کی ضرورت پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دس غریب مومنین بھائی جو عیالدار تھے شہر بہشیر سفر کرتے ہوئے میرے پاس پہنچے میں نے ان میں سے ہر ایک کی مدد کی میں اس وجہ سے خوش ہوں۔

امام محمد بن علیؑ نے فرمایا میری زندگی کی قسم حق تھا کہ تو خوش ہوتا اگر تو نے اپنے عمل کو ضائع نہ کیا ہوتا یا بعد میں ضائع نہیں کردے گا۔اس شخص نے کہا کہ میں نے اپنے عمل کو کیسے ضائع کیا ہے ؟میں توآپ کے مخلص شیعہ میں سے ہوں۔آپ نے فرمایا ہاں تو نے اپنے بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ جو نیکی کی ہے اسے ضائع کردیا ہے۔ اس نے کہا وہ کیسے فرزند رسول ؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے اس قول کو پڑھو (یاایھا الذین امنوالاتبطل صدقاتکم بالمنّ والاذیٰ) اے صاحبان ایمان احسان جتلاکراور ایذیت دے کر صدقہ اور خیرات کو برباد نہ کرو۔اس شخص نے کہافرزندرسول میں نے ان لوگوں پر احسان نہیں جتلایا جن کو صدقہ دیاہے۔اور نہ انہیں اذیت دی ہے۔آپؑ نے فرمایاآیت میں فرمایا گیاہے کہ تم اپنے صداقات کو احسان جتلاکراور ایذیت دے کر برباد نہ کرو۔ یہ نہیں کہا گیا کہ جن کو صدقہ دیاہے ان پر احسان جتلاکر۔کیا جو کچھ دیا ہے اسکوظاھر کرنا بہتر ہے یا مخفی رکھنا بہتر ہے یہ ظاھر کرنا بھی اذیت ہے تیرا اس عمل کو مخفی رکھنا جب کہ ملائکہ تیری حفاظت کرنے والے ہوں یہ عظیم ہے یا بتانا۔ تیرا کہنا کہ تیرا یہ کہنا کہ تیرا عمل برباد کیسے ہوگا میں توآپ کا مخلص شیعہ ہوں؟ہلاکت ہو تیرے لئے ،کیا تجھے پتا ہے کہ ہمارا شیعہ کون ہے۔اس نے کہا نہیں۔آپؑ فرمایاہمارا شیعہ حزقیل مومن۔ مومن آل فرعون اور سورہ یٰسین میں جنس شخص کا تذکرہ ہے وجا من اقصاالمدینۃ رجل یسعٰی ااا کیا تو سلمان ،ابوذر، مقداد، عمار کے برابر ہے ؟یا تو نے ہمیں اور ملائکہ کو اذیت دی ہے۔اس شخص نے استغفار کیا اور توبہ کی۔اور کہا میں اپنے آپ کو کیا کہوں؟آپؑ نے فرمایا کہ کہو میں آپ کا محب اور موالی ہوں۔اور آپ کے دشمنوں کا دشمن ہوں اور آپ کے دوستوں کا دوست ہوں اس نے کہافرزندرسول میں ایسا ہی کہتا ہوں۔ جس

بات کوآپ نے اور ملائکہ نے ناپسند کیا ہے اس سے توبہ کرتا ہوں اس لئے جو بات آپ کو ناپسند ہے وہ اللہ کو ناپسند ہے۔امامؑ نے فرمایا اب آپ کو خیرات کا ثواب ملے گا۔اور تمہارے اعمال ضائع نہیں ہوں گے۔[5]

اس سے کہو کہ اگر تو ہمارے حکم کے مطابق عمل کرتا ہے اور جس سے ہم نے روکا ہے رک جاتا ہے تو ہمارا شیعہ ہے ورنہ نہیں ۔وہ عورت واپس آئی اور اس نے اپنے شوہر کو بتایا

شیعہ حضرت امام حسن عسکریؑ کی نظر میں

آپ نے شیعہ کی ایک جماعت سے فرمایا میں تمہیں ہدایت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرو۔اپنے دین میں اللہ کے خوف کو مد نظر رکھو۔گفتار میں سچائی اختیار کرو۔نماز میں سجدے کو طول دیا کرو۔ہمیشہ یہ خیال رکھا کرو کہ یہی وہ احکام ہیں جو رسول اللہؐ لیکر آئے ہیں اپنے قرابتداروں سے نیک سلوک کیا کرو۔اپنے لوگوں کے جنازے میں شرکت کیا کرو۔تم میں جو بیمار ہو اسکی عیادت کیا کرو۔لوگوں کے حقوق ادا کرتے رہا کرو اگر تم میں سے کوئی ایسا ہو جو اپنے دین میں اللہ تعالیٰ سے خوف رکھے۔گفتار میں سچا ہو۔لوگوں کی امانتیں ادا کرے ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے۔اور جب اس کے بارے میں کہا جائے کہ یہ شیعہ ہے۔تو اس سے مجھے خوشی ہوتی ہیں اللہ سے ڈرو اور اس طرح ہمارے لئے باعث زینت بنو نہ کہ باعث رسوائی۔

ساری محبت ہماری طرف مرکوز کرو۔ہم کو ہر برائی سے دور سمجھو۔کیونکہ ہمارے بارے میں جو بھی خوبی بیان کی جائے ہم اس کے سزوار ہیں اور ہمارے متعلق جو برائی بیان کی جائے ہم اس سے پاک ہیں ہمارے حق کا ذکر قرآن میں ہے۔ ہماری قرابت رسول سے ہے ہماری پیدائش پاک ہے اور ہمارے علاوہ جو بھی یہ دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

آپ نے مزید فرمایا صرف روزہ اور نماز کی کثرت ہی کا نام عبادت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے معاملے میں غور کرتے رہنا بھی عبادت ہے بہت برا ہے وہ شخص جسکے دو چہرے اور دو زبانیں ہوں یعنی اپنے بھائی کے سامنے اس سے خوش ہونا ہو اور پیٹھ پیچھے اسکو کو کھا جانے کو تیار ہو۔اگر اس کے بھائی کے پاس مال آئے تو اس سے حسد کرتا ہے اگر وہ کسی مشکل میں پڑ جائے تو اسکو چھوڑ کر چل دے غصہ تمام برائیوں کی چابی ہے اور انسانوں میں سب سے کم راحت پانے والا وہ ہے جو کینہ پرور ہو لوگوں میں سب سے بڑا زاہد وہ ہے جو حرام سے دور رہتا ہے۔جو نیکی بوتا ہے نیک نامی حاصل کرتا ہے۔اور جو برائی بوتا ہے وہ رسوائی پاتا ہے۔احمق کا دل اسکے منہ میں ہوتا ہے اور عقلمند کا منہ اسکے دل میں ہوتا ہے۔

---

[5] ۔ تفسیر امام حسن عسکری 307،،البرھان 225/2